جہیز میں ملے ہوئے زیور کی زکوۃ کس پر ہوگی؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک لڑکی کی شادی ہوئی جس کے والدین نے اسے زیور دیا، اب اس زیور کی زکوۃ ادا کرنی ہے، مگر سسرال والے کہتے ہیں کہ اس کی زکوۃ لڑکی کے والدین ادا کریں گے، کیونکہ یہ زیور انہوں نے دیا ہے، اس حوالے سے کیا حکم ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

زیور جو کہ والدین کی طرف سے لڑکی کو شادی میں بطورِ جہیز کے ملتا ہے، تو اس زیور کی مالک خود وہ لڑکی ہوتی ہے، اس کے والدین نہیں، لہذا زیور اگرچہ والدین نے لڑکی کو دیا ہے، مگر جب وہ اس لڑکی کو دے چکے، اور شرعی اعتبار سے لڑکی اس کی مالک ہوگئی، تو اب جبکہ وہ زیور والدین میں سے کسی کی ملک ہی نہیں، تو اس کی زکوۃ بھی ان پر لازم نہیں ہوگی، بلکہ شرائط پائے جانے کی صورت میں اس کی زکوۃ لڑکی پر لازم ہوگی اور وہی زکوۃ ادا کرے گی، کیونکہ جو شخص زکوۃ کے نصاب کا مالک ہو، تو زکوۃ واجب ہونے کی شرائط پائی جانے کی صورت میں اس کے مال کی زکوۃ اُسی پر لازم ہوتی ہے، دوسرے پر لازم نہیں ہوتی۔

جہیز میں ملنے والا زیور، اور دیگر سامان لڑکی کی ملک ہوتا ہے، چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: "(جهز ابنته بجهاز وسلمها ذلك ليس له الاسترداد منها ولا لورثته بعد أن سلمها ذلك وفي صحته) بل تختص به (وبه يفتى)"

ترجمہ: کسی شخص نے اپنی بیٹی کو جہیز دیا اور وُہ اس کے سپرد بھی کر دیا، تو اب اس سے واپس نہیں لے سکتا، اور نہ ہی اس کے مرنے کے بعد اُس کے وارث واپس لے سکتے ہیں، بلکہ وہ خاص عورت کی ملکیت ہے، اور اسی پر فتوی دیا جاتا ہے، جبکہ اس نے یہ جہیز حالتِ صحت میں بیٹی کے سپرد کیا ہو (یعنی مرض الموت میں نہ دیا ہو)۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد 4، کتاب النکاح، صفحہ 304، دار المعرفۃ، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”جہیز ہمارے بلاد کے عرف عام شائع سے خاص مِلک زوجہ ہوتا ہے جس میں شوہر کا کچھ حق نہیں، طلاق ہُوئی تو کُل لے گئی، اور مرگئی تو اسی کے ورثاء پر تقسیم ہوگا۔ ردالمحتار میں ہے: ”كل أحد يعلم أن الجهاز ملك المرأة وأنه إذا طلقها تأخذه كله، وإذا ماتت يورث عنها“ ترجمہ: ہر شخص جانتا ہے کہ جہیز عورت کی ملکیت ہوتا ہے، جب شوہر اس کو طلاق دیدے تو وہ تمام جہیز لے لے گی اور جب عورت مرجائے تو جہیز اس کے وارثوں کو دیا جائے گا۔“ (فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ203، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی رضویہ ہی میں ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: ”زیور، برتن، کپڑے وغیرہ جو کچھ ماں باپ نے دختر کو دیا تھا، وہ سب ملک دختر ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد26، صفحہ211، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

زکوۃ فرض ہونے کی ایک شرط نصاب کا مالک ہونا ہے، لہذا جو مالک ہوگا، زکوۃ بھی اسی پر لازم ہوگی، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”ومنها كون المال نصابا... ومنها الملك التام: وهو ما اجتمع فيه الملك واليد“ ترجمہ: زکوۃ کی شرائط میں سے مال کا بقدر نصاب ہونا اور اس کا مکمل طور پر ملکیت میں ہونا ہے اور یہ وہ ہے جس میں ملکیت اور قبضہ جمع ہوجائے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد1، کتاب الزکوۃ، الباب الاول، صفحہ189، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”زیور کہ ملکِ زن ہے اس کی زکوٰۃ ذمہ شوہر ہرگز نہیں اگرچہ اموالِ کثیرہ رکھتا ہو، نہ اس کے دینے کا اس پر کچھ وبال لا تزر وازرۃ وزر اخری (کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگی۔ ت) اور وُہ زیور کہ عورت کو دیا اور اس کی مِلک کردیا اُس پر بھی یہی حکم ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ132، 133، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-497

تاریخ اجراء: 26محرم الحرام1446ھ/02اگست2024ء